مسیحی شدید مصائب سے گزر رہے ہیں، اور تیس سے زائد ممالک میں "تشدد کی صورت" ہے۔

"ہڈسن انسٹی ٹیوٹ" کے مائیکل ہوروٹز کو صورت حال ویسی ہی دکھائی دیتی ہے جیسے ہولوکاسٹ کے دوران میں یہود کی ایذا رسانی کی تھی۔ "میں ایک یہودی کی حیثیت سے جانتا ہوں کہ اگر تم [مسیحی] اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ایمانی شراکت میں نہ کھڑے ہوئے تو نتائج کیا ہوں گے۔"

متفرق

کیا "کوہ موریاہ" کی بنیادیں کمزور ہو رہی ہیں؟

[اس امر میں کوئی دو رائیں نہیں کہ اسرائیل کے حکمران بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا خواب دیکھتے ہیں۔ ماضی میں مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے اور نقصان پہنچانے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ اسرائیلیوں کی مسلم دشمنی اور انسانی حقوق کی پامالی کے باوجود مغربی مسیحیوں کا ایک گروہ سمجھتا ہے کہ عدل و انصاف کے تمام اصول پامال کرتے ہوئے جس طرح عرب دنیا کے وسط میں اسرائیل کا ناسور پیدا کیا گیا، یہ درست ہے، کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے لیے ضروری ہے کہ یہود اپنے وطن میں جمع ہو جائیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایونجلیکل جریدے "کرسچنٹی ٹوڈے" نے ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء کے شمارے میں حسب ذیل اطلاع شائع کی ہے۔۔۔ مدیر]

لندن میں قائم Palestine Exploration Fund (تاسیس ۱۸۶۵ء) سے وابستہ ماہر آثار قدیمہ شمعون گبسن نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ بیت المقدس کی اس پہاڑی — کوہ موریاہ — کو ٹوٹ پھوٹ کا خطرہ لاحق ہے، جس پر قبۃ الصخرہ اور مسجد اقصیٰ کی عمارتیں کھڑی ہیں۔ گبسن کی اطلاع کے مطابق پہاڑی کے اوپر گیارہ ایکڑ رقبے پر پھیلے ہوئے چبوترے کے نیچے ۴۹ حوض ہیں جن کی عشروں سے دیکھ بھال نہیں کی گئی۔ قبۃ الصخریٰ اور مسجد اقصیٰ کی دیواروں کی موجودہ ٹوٹ پھوٹ کا سبب یہی لاپروائی ہے۔

گبسن کی رائے ہے کہ پانی پہاڑی کی دراڑوں میں مسلسل جذب ہو رہا ہے اور چونے کے پتھر کو نقصان پہنچا رہا ہے، تاہم مسلم حکام اور بعض دوسرے ماہرین آثار قدیمہ کو ایسی کوئی تشویش نہیں۔

— ماہنامہ [illegible] لاہور، دسمبر ۱۹۹۸ء

گبسن کا خیال ہے کہ مسجد اقصیٰ کے گر جانے کا خطرہ ہے، اور یہ سانحہ رمضان میں کسی وقت وقوع پذیر ہو سکتا ہے جب جمعہ کی نماز میں ہزاروں مسلمان مسجد میں موجود ہوتے ہیں۔

صیہونی مدت سے قبۃ الصخرہٰ کی بربادی کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کے عقیدے کے مطابق ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ واشنگٹن ڈی۔ سی میں قائم Pre- Trib Re-search Center کے ڈائریکٹر اور ایک نئی کتاب Fast Facts on Bible Prophecy کے شریک مولف جناب تھامس آئس کے بقول آج ہیکل کی تعمیر جدید "سیاسی طور پر ناممکن" ہے، لیکن "سیاسی طور پر یہ بات بھی ناممکن تھی کہ یہودی اپنے وطن واپس آتے، مگر ایسا ہوا ہے۔"

:مسیحیت کے قدیم دینیاتی اختلافات کم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

خلقیدون کونسل (۴۵۱ء) کے بعد یسوع مسیح کی نوعیت کے بارے میں مسیحی دنیا میں جو اختلاف رونما ہو گیا تھا، اسے کم کرنے کے لیے مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا اور "اصلاح یافتہ کلیسیاؤں کے عالمی اتحاد" (World Alliance of Reformed Churches) کے رہنما ایک مشترک بیان تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

یسوع مسیح کی ذات میں الٰہی اور انسانی فطرت کے درمیان ربط کی نوعیت کیسی ہے؟، اس پر اختلاف پیدا ہوا تھا۔ خلقیدون میں انطاکیہ اور اسکندریہ کے ماہرین دینیات یسوع مسیح کے بارے میں باہم مختلف الرائے تھے۔ کونسل نے پوپ لیوک کا پیش کردہ بیان منظور کیا جس میں دونوں فریقوں کا نقطۂ نظر جزوی طور پر آ گیا تھا۔ بیان میں کہا گیا تھا کہ یسوع مسیح دو نوعیتوں، الٰہی اور انسانی، کے حامل فرد واحد تھے، لیکن مشرقی آرتھوڈکس کلیسیاؤں کا ایمان رہا ہے کہ یسوع مسیح دو نوعیتوں کے نتیجے میں ایک نوعیت کے حامل ہیں، اس اختلاف کے نتیجے میں مشرقی آرتھوڈکس کلیسیا الگ ہو گئے تھے۔

اگرچہ "صلاح یافتہ کلیسیاؤں کے عالمی اتحاد" کا براہ راست اس سلسلے سے کوئی تعلق نہیں، تاہم "اتحاد" اپنے آپ کو خلقیدون کونسل سے جنم لینے والی دینیات کا امین سمجھتا ہے۔ "مشرقی آرتھوڈکس کلیسیاؤں" میں یہ پانچ کلیسیا شامل ہیں-- قبطی، سریانی، ارمنی،، ایتھوپین اور ہندوستان کا ملن کارا کلیسیا۔

امید کی جاتی ہے کہ مشرقی آرتھوڈکس کلیسیاؤں اور "اصلاح یافتہ کلیسیاؤں کے عالمی اتحاد"